© rasailojaraid.com

مسلماں جنت و کوثر سے بڑھ کر
دلِ بیدار و چشمِ تر کو سمجھا

سراپا حسنِ لامحدود ہے تو
حیاتِ عشق کا مقصود ہے تو

*

وہی چشم و چراغِ زندگی ہے
کہ جس کو روشنی تجھ سے ملی ہے

مکمل امتزاجِ دین و دنیا
یہ مشکل تجھ سے آساں ہو گئی ہے

حقیقت ماورائے خیر و شر ہے
کہ خیر و شر لباسِ آدمی ہے

سراپا درد جس کی زندگی ہو
وہ شایانِ حیاتِ سرمدی ہے

محبت، حسنِ خاصانِ خدا کا
محبت، جلوۂ پیغمبری ہے

محبت بے غرض سب سے محبت
تری تعلیم کا حاصل یہی ہے

جسے پاسِ حقوقِ آدمی ہو
وہی رازِ آشنائے بندگی ہے

جسے قابو رہا دست و زباں پر
حضورِ حق مسلماں بھی وہی ہے

نہیں کچھ اسود و احمر پہ موقوف
مکرم ہے وہی جو متقی ہے

جسے آرام کی خو ہو وہ محتاج
جو ہے دل دادۂ محنت غنی ہے

جسے کہتے ہیں تقدیرِ الٰہی
وہی حسنِ عمل کا نام بھی ہے

خدا کا آسرا ایمانِ روشن
توکل خلق پر شرکِ جلی ہے

بہت کھوئے گئے راہِ طلب میں
فروغِ ترک سے منزل ملی ہے

جسے کوئی تمنا ہو نہ حسرت
حریمِ ناز کے قابل وہی ہے

قرارِ جاں ہو ذکر و فکر جس کو
وہی درد آشنا مردِ ولی ہے

بہ ہر صورت زمیں کی بادشاہی
عبادِ حق کے قدموں پر جھکی ہے

جسے معروف و منکر کا رہا ہوش
وہ شایانِ خودی و بیخودی ہے

محبت بے غرض سب سے محبت
تری تعلیم کا حاصل یہی ہے

© rasailojaraid.com